سوال

(175) اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ کا مطلب؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں آتا ہے :

«اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ» (الحدیث)

''مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے ۔''

توکیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نورالٰہی کے ذریعہ سے علم مغیبات نہیں رکھتے، حالانکہ آپ مجمع النورین تھے ۔ ایک نور نبوت اوردوسرا نورالٰہی چنانچہ آپ نےاپنےچچاحضرت عباس رضی اللہ عنہ کوخاص بات جوانہوں نے اپنی بیوی ام الفضل سے کہی تھی بدر کے دن بتلائی جبکہ انہوں نے فدیہ یوم بدردینے س یعذرکیا یہ واقعات بتلاتے ہیں کہ آپ علم مغیبات رکھتےتھے اورآپ عالم الغیب تھے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فراست کے معنی ہیں کہ کسی کے رنگ ڈھنگ سے کسی بات کا پتہ لگالینا سویہ بہت محدود علم ہے ۔ پھر علم غیب کی قسم سے بھی نہیں ۔ چنانچہ نمبراول کے جواب میں علم غیب کی تعریف سے ظاہر ہے قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ارشاد ہے :

وَلَتَعْرِفَنَّھُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ (پارہ۲۶،رکوع۷)

''یعنی اے محمد! تومنافقوں کوطرزبات میں پہچان لے گا۔''

دوسری آیت میں ہے :

وَاِذَا رَاَیْتَھُمْ تُعْجِبُکَ اَجْسَامُھُمْ وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِھِمْ کَاَنَّھُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ (المنافقون)

''اے محمد!جب تو منافقوں کو دیکھتا ہے تو ان کے جثے تجھے تعجب میں ڈالتے ہیں اور اگر بات کرتے ہیں تو ان کی بات کو سنتا ہے ،گویا کہ وہ لکڑیاں (دیوار سے) کھڑی کی گئی ہیں ۔''

تیسری آیت میں ہے :

وَمِنْ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُہُمْ نَحْنُ نَعْلَمُہُمْ (پارہ ۱۱، رکوع ۳)

''یعنی اہل مدینہ سے کئی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں اے محمد!ان کو نہیں جا نتا ہم جانتے ہیں ۔''

پہلی آیت میں پہچان کا ذکر ہے ،دوسری میں ذکر ہے کہ تو ان کے جثے دیکھ کر ان کو شریف سمجھ کر ان کی بات توجہ سے سنتا ہے حالانکہ وہ نکمے ہیں ۔ جیسے دیوار سے کھڑی ہوئی لکڑیاں بے کار ہیں ۔تیسری آیت میں صاف ہے کہ کئی منافقوں کا تجھے علم نہیں ۔ حالانکہ وہ مدینے میں رہتے ہیں ان سب آیتوں کو ملا کر یہی تیجہ نکلتا ہے کہ وحی کے سوا عام حالات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی انسانوں کی طرح ہیں صرف کمی بیشی کا فرق ہے کسی کی فراست زیادہ تیز ہے ، عقلوں اور بنیا ئیوں وغیرہ میں فرق ہے مومن کی فراست نور ایمانی کی وجہ سے نسبتاً زیادہ تیز ہے اللہ کے نور سے نور ایمانی مراد ہے مگر اس کمی بیشی سے کوئی بشریت سے متجاوز نہیں ہو سکتا ،اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لینا چاہیئے اگرچہ آپ کی فراست نسبتاً تیز ہے مگر بعض دفعہ پتہ نہیں لگتا چنانچہ اوپر آیات سے واضح ہے ۔

خلاصہ یہ کہ ایک تو یہ علم محدود ہے ہر شے کا علم نہیں دوم علم غیب کی قسم سے نہیں بلکہ اسباب عادیہ سے حاصل ہے ، سوم اس میں غلطی بھی ہو جاتی ہے ۔ کیونکہ فراست ضروری نہیں کہ صائب ہو۔ چنانچہ یہ مشاہدہ ہے ، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قسم کے بہت واقعات ہیں چنانچہ سورہ حشر کے شان نزول کا واقعہ اس قسم کا ہے جس میں ذکر ہے کہ یہود نے آپ کو ایک دیوار کے نیچے بٹھایا ، اور اوپر سے پتھر پھینک کر آپ کا کام تمام کرنا چاہا۔ مگر جبرائیل نے آکر اطلاع کر دی ۔ اس موقعہ پر بجز وحی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست اور آپ کے ساتھیوں کی فراست کچھ نہ کر سکی ، غرض اس قسم کے بہت واقعات ہیں پس اس کو علم غیب سے کوئی تعلق نہیں ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والسلام علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین

(عبداللہ امرتسری ٦ ربیع الاول ١٣٨٠ھ فتاویٰ اہلحدیث روپڑی : جلد اول، صفحہ ٢٢٢)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد09ص389

محدث فتویٰ